اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۳۵

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

شرح چندہ پیشگی
سالانہ [illegible]
ششماہی [illegible]
سہ ماہی [illegible]
بیرون ہند سالانہ [illegible]

قیمت ایک آنہ

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۷ شوال ۱۳۵۷ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۰ دسمبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۹۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

325

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ دسمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۷ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ درد جگر اور متلی کے باعث ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں :۔

مولوی محمد یار صاحب عارف مبلغ کلکتہ سے آگئے :۔

افسوس معراج الدین صاحب ڈار ساکن وطن ننگل شاہ ضلع سیالکوٹ جو تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ساتویں جماعت میں تعلیم حاصل کرتا تھا۔ تین روز بیمار رہنے کے بعد گزشتہ شب بعمر چودہ سال فوت ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم نیک۔ ہونہار اور مجلس خدام الاحمدیہ کا سرگرم ممبر تھا۔ ہمیں مرحوم کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔

سید حسن شاہ صاحب محلہ ناصر آباد نے اپنی لڑکی کے رخصتانہ کی تقریب پر بہت سے احباب کو دعوتِ چائے دی :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اعلےٰ درجہ کی صداقتیں بذریعہ مکاشفاتِ صحیحہ ثابت ہوتی ہیں

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس زمانہ میں اسباب ضلالت میں سے ایک بڑا سبب یہ ہے۔ کہ اکثر لوگوں کی نظر میں عظمت قرآن شریف کی باقی نہیں رہی۔ ایک گروہ مسلمانوں کا ایسا فلاسفہ ضالہ کا مقلد ہوگیا۔ کہ وہ ہر ایک امر کا عقل سے ہی فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ اعلےٰ درجہ کا حکم جو تصفیہ تنازعات کے لئے انسان کو ملا ہے۔ وہ عقل ہی ہے۔ ایسے ہی لوگ جب دیکھتے ہیں۔ کہ وجود جبرائیل اور عزرائیل اور دیگر ملائکہ کرام۔ جیسا کہ شریعت کی کتابوں میں لکھا ہے۔ اور وجود جنت وجہنم جیسا کہ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے۔ وہ تمام صداقتیں عقلی طور پر پایہ ثبوت نہیں پہنچتیں۔ تو فی الفور ان سے منکر ہو جاتے ہیں۔ اور تاویلات رکیکہ شروع کر دیتے ہیں۔ کہ ملائک سے صرف قوتیں مراد ہیں۔ اور وحی رسالت صرف ایک ملکہ ہے۔ اور جنت اور جہنم صرف ایک روحانی راحت یا رنج کا نام ہے۔ ان بے چاروں کو خبر نہیں۔ کہ آلہ دریافت مجہولات صرف عقل نہیں ہے وبس۔ بلکہ اعلےٰ درجہ کی صداقتیں اور انتہائی مقام کے معارف تو وہی ہیں۔ جو مبلغ عقل سے صدہا درجہ بلند تر ہیں۔ جو بذریعہ مکاشفاتِ صحیحہ ثابت ہوتی ہیں۔ اور اگر صداقتوں کا محک صرف عقل کو ہی ٹھیرایا جائے۔ تو بڑے بڑے عجائبات کارخانہ الوہیت کے در پردہ مستوری ومحجوبی رہیں گے۔ اور سلسلہ معرفت کا محض ناتمام اور ناقص اور ادھورا رہ جائے گا۔ اور کسی حالت میں انسان شکوک اور شبہات سے مخلصی نہیں پاسکے گا۔ اور اس یکطرفہ معرفت کا آخری نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ بوجہ نہ ثابت ہونے بالائی راہ نمائی کے۔ اور بباعث نہ معلوم ہونے تحریکات طاقت بالا کے خود اس صانع کی ذات کے بارہ میں طرح طرح کے وساوس دلوں میں پیدا ہو جائیں گے۔ سو ایسا خیال کہ خالق حقیقی کے تمام دقیق در دقیق بھیدوں کے سمجھنے کے لئے صرف عقل ہی کافی ہے۔ کس قدر خام۔ اور ناسعادتی پر دلالت کر رہا ہے۔

اور ان لوگوں کے مقابل پر دوسرا گروہ یہ ہے۔ کہ جس نے عقل کو بکلی عضوِ معطل کی طرح چھوڑ دیا ہے۔ اور ایسا ہی قرآن شریف کو بھی چھوڑ کر جو سرچشمہ تمام علوم الٰہیہ ہے۔ صرف روایات واقوال بے سروپا کو مضبوط پکڑ لیا ہے۔ سو ہم ان دونوں گروہ کو اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ کہ قرآن کریم کی عظمت ونورانیت کی قدر کریں۔ اور اس کے نور کی راہ نمائی سے عقل کو بھی دخل دیں۔ اور کسی غیر کا قول تو کیا چیز ہے۔ اگر کوئی حدیث بھی قرآن کے مخالف [illegible] (ملفوظات [illegible] صفحہ ۲۶۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹھیکری والا میں ڈسٹرکٹ نیشنل لیگ گورداسپور کا شاندار اجتماع

قادیان سے قریباً ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر واقع موضع ٹھیکری والا میں حسب قرارداد ڈسٹرکٹ نیشنل لیگ گورداسپور کا اجتماع کل مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۳۸ء کو منعقد ہوا۔ جس میں قادیان کے علاوہ کئی کئی میل کے نواحی دیہات کے بہت سے لوگ جن میں احمدی اور غیر احمدی ہندو سکھ سب شامل تھے شامل ہوئے اور اس طرح حاضری ساڑھے تین ہزار کے قریب ہو گئی۔ مقامی دوستوں نے جلسہ گاہ گاؤں کی آبادی سے متصل ایک کھلی جگہ میں تیار کی تھی۔ اور ایک عمدہ سٹیج وغیرہ بھی بنائی تھی۔

لوگ دس بجے کے قریب ہی داخل ہونے شروع ہو گئے تھے۔ اور گیارہ بجے تک کافی اجتماع ہو گیا تھا۔ نیشنل لیگ کور کے والنٹیئر اپنے اپنے دستوں کے علیحدہ علیحدہ جھنڈے لئے ہوئے پہونچ گئے۔ جناب صدر آل انڈیا نیشنل لیگ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ و جناب چودہری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر قائد اعظم بذریعہ کار نہر کی پٹڑی سے تشریف لائے۔ اور جناب صدر ڈسٹرکٹ نیشنل لیگ قادیان شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم نے نکو سوہل کے پل پر کور کے والنٹیئروں کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ اور ان کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ کور نے سلامی دی۔ اور اس کے بعد بصورت جلوس ان کو ٹھیکری والا میں لایا گیا۔ گاؤں سے باہر عام پبلک نے معزز مہمانوں کا استقبال کیا۔ اور حضرت امیر المومنین زندہ باد۔ صدر نیشنل لیگ قائد اعظم و صدر ڈسٹرکٹ نیشنل لیگ زندہ باد کے نعروں سے ان کو خوش آمدید کہا۔

جلسہ گاہ میں پہونچکر سب سے پہلے سکرٹری صاحب نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ جس میں صاحب صدر کو ویلکم کہتے ہوئے قادیان اور اس کے نواحی مقامات پر احرار کی فتنہ انگیزیوں کا ذکر کر کے ان کے انسداد کے لئے کوئی موثر اقدام کے لئے لیگ کی راہنمائی کی درخواست کی گئی تھی۔ صاحب صدر نے مختصراً شکریہ ادا کرنے کے بعد کہا کہ چونکہ اختتام پر میری تقریر پروگرام میں درج ہے۔ اس لئے میں ایڈریس کا جواب بھی بعد میں ہی دونگا۔ اس کے بعد شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل نے احرار اور حکومت کے موضوع پر اپنی لکھی ہوئی تقریر پڑھی۔ جس میں بتایا کہ احراری شریعت کے امیر نے ٹھیکری والا میں اپنی آمد کے موقعہ پر وزارت پنجاب کے ساتھ اپنے تعلقات کی جو نوعیت بیان کی تھی۔ اور جو اخباروں میں چھپ چکی ہے۔ وہ حکومت کی پوزیشن کے متعلق اس قدر غلط فہمیاں پیدا کرنے والی اور جماعت احمدیہ کے ساتھ اس کے پڑوسیوں کے تعلقات کو بگاڑنے والی ہے۔ کہ حکومت کا فرض تھا اولین فرصت میں اسے صاف کرتی۔ مگر افسوس ہے کہ اس نے اس کی ضرورت نہیں سمجھی نیز بتایا کہ مولوی عطاء اللہ صاحب نے یہاں آکر جو بدزبانی کی ہے۔ اس پر حکومت کی خاموشی خصوصاً اس صورت میں کہ ہم اگر اپنے نقطہ نگاہ کے مطابق اور اپنے مذہبی عقائد کے ماتحت اگر کسی مذہبی پیشوا کے لئے یہ بھی کہہ دیں کہ وہ اسلام کا شیدائی تھا۔ تو حکومت کی مشینری فوراً حرکت میں آتی اور اس وقت تک دم نہیں لیتی۔ جب تک ایسا کہنے والے کو قانونی سزا نہ دے لے۔

شاکر صاحب کے بعد جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب نے بزبان پنجابی ایک برجستہ اور موزوں تقریر کی جس میں بتایا کہ اگر حکومت اپنے وعدوں اور اعلانوں کے باوجود فتنہ پردازوں کو سزا نہیں دیتی۔ اور اکثریت کے مقابلہ میں اقلیت کے جذبات کا احساس نہیں رکھتی۔ تو وہ اپنے فرائض کو بجا نہیں لاتی۔ اور اس طرح شر انگیز عنصر کی حوصلہ افزائی کر کے گویا خود ملکی فضا کو خراب کرنا چاہتی ہے۔ فتنہ پرداز عناصر میں سے آپ نے احراری اور شیخ مصری کی اشتعال انگیزیوں کا بالخصوص ذکر کیا۔ اور بتایا کہ جو حکومت ایسی باتوں کے باوجود خاموش رہتی ہے۔ وہ اس منصب کی اہل نہیں سمجھی جا سکتی۔ اور اسے ہرگز یہ امید نہیں رکھنی چاہیئے کہ دوبارہ بھی لوگ اسے ووٹ دینگے۔

چودہری صاحب کے بعد جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی سٹیج پر تشریف لائے۔ اور احرار کی زندگی کے چند اوراق بیان کئے۔ اس موضوع پر آپنے پوری تیاری کی ہوئی تھی۔ اور آپ کی تقریر کی یہ خصوصیت تھی۔ کہ آپنے حتی الوسع کوئی بات اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ احراری لیڈروں کے متعلق خود ان کے بھائی بندوں نے جو خیالات وقتاً فوقتاً ظاہر کئے ہیں اور پریس میں آچکے ہیں وہی پیش کر کے بتایا۔ کہ یہ لوگ جو مذہبی تقدس کا جامہ اوڑھ کر ہمارے سامنے آتے ہیں۔ خود اپنے ہی لوگوں کے علم کے مطابق کس قدر بدچلن۔ بے دین اوباش اور گندے ہیں۔ افسوس ہے کہ تنگی وقت کی وجہ سے شیخ صاحب تقریر کو مکمل نہ کر سکے۔ اگر وہ اسے ذرا اور مکمل کر کے کتابی صورت میں شائع کر دیں تو یہ ایک ملکی اور ملی خدمت ہوگی۔

شیخ صاحب کی تقریر کے بعد جناب ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی۔اے ایل۔ایل۔بی پلیڈر گجرات نے تقریر کی۔ عطاء اللہ بخاری کی دشنام دہی کے متعلق اپنا نظریہ پیش کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اس قدر گندی گالیوں کے باوجود حیرت ہے۔ کہ حکومت کے نزدیک کوئی اشتعال انگیزی نہیں کی گئی۔ ہمیں بتایا جائے کہ مصری کے اشتہار میں جو گند بکا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص یہی الفاظ بائیبل کے یسوع کے متعلق پیش کرے۔ اور اناجیل سے اس کی ذات پر جو روشنی پڑتی ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے وہی الفاظ جو اس میں ہمارے امام ایدہ اللہ کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں یسوع کے متعلق بیان کرے تو عیسائیوں کی دلآزاری ہوگی یا نہیں؟

آخر میں جناب صدر آل انڈیا نیشنل لیگ نے اختتامی تقریر فرمائی۔ جس میں احرار کی فتنہ انگیزی سے پیدا شدہ صورت حالات پر بر عائت وقت تبصرہ کیا۔ اور بتایا کہ حکومت نے جو روش اختیار کر رکھی ہے۔ اگر اس میں تبدیلی نہ کی گئی تو اس کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔ ہم کسی کو گالیاں دینا نہیں چاہتے بلکہ معمولی بد اخلاقی کو بھی پسند نہیں کرتے۔ لیکن آج کی تقریروں سے یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ ہم اگر خاموش ہیں تو اس وجہ سے نہیں۔ کہ ہم ان مکاروں کی حقیقی تصویر سے ناآشنا ہیں۔ ہم ان کی حقیقت کو خوب جانتے ہیں۔ ہماری خاموشی صرف اس وجہ سے ہے۔ کہ ہم اس طریق کو پسند نہیں کرتے اور یہی وجہ ہے کہ آج جو کچھ کہا گیا انہی کے ہم خیال لوگوں کی زبان سے کہا گیا ہے اور ہمیں امید ہے کہ حکومت اس معاملہ کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے اس فتنہ کا سدّباب کرے گی۔ اور ہمیں مجبور نہ کرے گی۔ کہ ہم بھی وہی طریق اختیار کریں۔ جو ہمارے مخالفوں نے اختیار کر رکھا ہے۔ کیونکہ ایسی صورت کا پیدا ہونا جہاں ہمارے لئے باعث رنج ہوگا۔ وہاں خود اس کے لئے بھی خوشکن نہیں ہو سکتا۔

جناب شیخ صاحب کی تقریر اور دعا کے بعد چار بجے کے قریب جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ شوال ۱۳۵۷ھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ سالانہ ۳۷ء پر دوسری تقریر

چند اہم امور کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات

گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۸ دسمبر کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے "انقلاب روحانی یا پیدائش عالم جدید" کے نہایت اہم موضوع پر جو تقریر فرمائی۔ اس سے قبل بعض وقتی امور کے متعلق بھی اظہار خیال فرمایا۔ اب جبکہ اصل تقریر کے شائع ہونے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ وقتی امور کا حصہ بذریعہ اخبار شائع کیا جاتا ہے:۔

حضور نے فرمایا:۔

لاؤڈ سپیکر کی ایجاد

آج میری آواز تو اتنی بیٹھی ہوئی ہے کہ شائد لاؤڈ سپیکر کے بغیر دوستوں تک آواز پہنچنی مشکل ہو جاتی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں جو اشاعت کا زمانہ ہے۔ اور جہاں گلے کا سب سے زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ اپنے بندوں پر رحم کرتے ہوئے یہ ایجاد کر دی ہے۔ جس پر ہم جس قدر بھی اس کا شکر بجا لائیں۔ کم ہے۔ انگریزی میں گلے کی تکلیف کو کلرجی مینز تھروٹ

Clergyman's throat

کہتے ہیں۔ یعنی پادریوں کے گلے کی تکلیف اور پادری صرف اتوار کے دن نہایت مدھم سی آواز میں پندرہ بیس یا تیس منٹ ہی تقریر کر کے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور یہ سمجھ لیا جاتا ہے۔ کہ اس ہفتہ کی ایک تقریر کی وجہ سے وہ اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ اُن کے گلے کی خراش کا نام ہی پادریوں کے گلے کی خراش رکھ دیا جائے۔ پھر ان لوگوں کا کیا حال ہے جنہیں ضرورت کے ماتحت چھ چھ گھنٹے بھی تقریریں کرنی پڑتی ہیں۔ اور جن کے جمعہ کا ایک خطبہ بسا اوقات پادریوں کے مہینوں کی تقریروں سے بڑھ جاتا ہے۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ایجاد ہم لوگوں کے لئے ہی کی ہے۔ جن کے گلوں پر ان تقریروں کا سب سے زیادہ اثر پڑتا ہے

دوستوں کے تار

پیشتر اسکے کہ میں اپنا آج کا مضمون شروع کروں بعض دوستوں کی تاروں کا مضمون پڑھکر سنا دیتا ہوں۔ جنہوں نے مجھ سے اور تمام دوستوں سے خواہش کی ہے کہ ان ایام کی دعاؤں میں انہیں شامل رکھا جائے (اس کے بعد حضور نے ہندوستان کے مختلف علاقوں اور بیرون ہند کے ان اصحاب کے نام سنائے۔ جنہوں نے بذریعہ تار جلسہ میں شامل ہونے والے اصحاب کو السلام علیکم کہا۔ اور درخواستِ دعا کی تھی) پھر فرمایا:۔

میاں عزیز احمد صاحب کے متعلق دو سوالات کے جواب

میں اپنا مضمون شروع کرنے سے پہلے کچھ اور باتیں بھی کہنا چاہتا ہوں ایک تو یہ ہے۔ کہ کل ایک دوست نے لیکچر کی حالت میں مجھے ایک رقعہ دیا۔ چونکہ لیکچر دیتے وقت میں زیادہ تر کوشش یہی کرتا ہوں۔ کہ رقعے نہ پڑھوں۔ کیونکہ اس طرح لیکچر بالکل خراب ہو جاتا ہے۔ اس لئے میں نے اسے اس وقت نہ پڑھا۔ بلکہ بعد میں پڑھا۔ اس میں میری اس تقریر کے متعلق جو کل میں نے مصری صاحب کے متعلق کی ہے۔ دو سوالات درج تھے۔ کوئی محمد عبد اللہ صاحب ہیں۔ جنہوں نے وہ رقعہ لکھا۔ بہرحال ایک بات انہوں نے یہ لکھی ہے۔ کہ آپ کی طرف سے اعلان تھا۔ کہ اگر کسی شخص نے کوئی خلاف قانون حرکت کی۔ اور شرارت اور فساد پیدا کیا۔ تو میں اُسے جماعت سے خارج کر دوں گا۔ مگر باوجود اس اعلان کے عزیز احمد جس کے ہاتھوں فخر الدین ملتانی قتل ہوا اب تک جماعت میں موجود ہے۔ اور اُسے جماعت سے خارج نہیں کیا گیا۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ دوسرے اگر یہ اعلان صحیح تھا۔ تو عزیز احمد کی طرف سے احمدی وکیل پیروی کیوں کرتے رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے یہ دوست اگر مبائعین میں سے ہیں۔ تو نہ انہوں نے کبھی میرے خطبے پڑھے ہیں۔ اور نہ انہیں قانون کی کوئی واقفیت ہے۔ اور اگر ہماری جماعت کے یہ دوست نہیں۔ تو خیر دوسرے لوگ ہم پر اعتراض کیا ہی کرتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے یہ کوئی عجیب بات نہیں:۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ وُہ اعلان جس کے متعلق وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ جب اُس میں کہا گیا تھا۔ کہ "اگر کسی احمدی کی نسبت ثابت ہُوا۔ کہ وُہ فساد کرتا یا اس میں شامل ہوتا ہے۔ تو اسے جماعت سے خارج کر دیا جائیگا" (الفضل ۱۰ اگست ۳۷ء) وُہ میاں عزیز احمد کے فعل کے ایک دن بعد کا ہے اور اس میں صاف لکھا ہُوا ہے۔ کہ یہ ہدایت آئندہ کے متعلق ہے۔ چنانچہ میرے اعلان کے الفاظ یہ ہیں:۔ کہ

"آئندہ کے لئے دوستوں کو ہدایت کر دینی چاہتا ہُوں۔ کہ وُہ اپنے نفسوں کو پوری طرح قابو میں رکھیں۔ اور انتہائی اشتعال کے وقت بھی اپنے جذبات کو دبائے رکھیں" پھر اسی اعلان کو میں نے ایک اور موقعہ پر اس طرح دوہرایا ہے:۔ کہ:۔ "جو شخص قانون کو اپنے ہاتھ میں لیگا اور کسی ذاتی یا جماعتی مخالف پر ہاتھ اٹھائے گا۔ اُسے میں آئندہ فوراً جماعت سے خارج کر دوں گا۔ (الفضل ۲۰ اگست ۳۷ء)

پس جبکہ یہ ہدایت آئندہ کے متعلق تھی۔ اور میاں عزیز احمد کے فعل سے پہلے ایسی کوئی ہدایت میری طرف سے نافذ نہیں ہُوئی تھی۔ تو میاں عزیز احمد کو جماعت سے کس طرح خارج کیا جاتا:۔

32b

اسی طرح جو دوسرا اعتراض کیا گیا ہے کہ احمدی وکیل میاں عزیز احمد کے مقدمہ کی پیروی کیوں کرتے ہیں۔ یہ بھی قانونی ناواقفیت کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ وکلاء کا فرض ہوتا ہے کہ خواہ انہیں کوئی اپنے مقدمہ کے لئے مقرر کرے۔ وہ اس کے مقدمہ کی پیروی کریں۔ اور یہاں تو ایک خاص بات بھی ہے اور وہ یہ کہ شیخ بشیر احمد صاحب نے یہ کیس اپنی طرف سے نہیں لیا۔ بلکہ وہ گورنمنٹ کی طرف سے اس مقدمہ کی پیروی کے لئے مقرر ہیں۔ اور ہائی کورٹ نے انہیں اپنی طرف سے فیس دے کر کھڑا کیا ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ نے یہ اصول مقرر کر رکھا ہے۔ کہ اگر کوئی غریب شخص ملزم ہو۔ اور وُہ اپنے وکیل کے اخراجات برداشت نہ کر سکتا ہو۔ تو حکومت خود اسکی طرف سے وکیل مقرر کرتی اور اسکے اخراجات آپ برداشت کرتی ہے۔ پس اگر عیسائی گورنمنٹ انصاف کا اتنا خیال رکھتی ہے۔ کہ وُہ اپنے خرچ پر ملزم کی طرف سے کسی کو وکیل مقرر کر دیتی ہے۔ اور ملزم کو اپنی بریت کرنے کا موقعہ دیتی ہے تو میں نہیں سمجھ سکتا۔ ایک احمدی ملزم کی طرف سے وکیل کیوں کھڑا نہ ہو سکے۔ جو حق حکومت کی طرف سے ہر مذہب کے غریب ملزموں کو حاصل ہے۔ وُہ یقیناً ایک احمدی کو بھی ملنا چاہیئے۔ اور اسی وجہ سے شیخ بشیر احمد صاحب اس مقدمہ کی پیروی کر رہے ہیں۔ پس شیخ صاحب کو جماعت کی طرف سے نہیں کھڑا کیا گیا۔ بلکہ ہائی کورٹ نے انہیں فیس دے کر خود کھڑا کیا ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بابا نانک رحؒ کو مسلمان کہنا اور ایک مجسٹریٹ

دوسری بات میں یہ کہنی چاہتا ہوں کہ پچھلے دنوں ہمارے ایک مقدمہ کے دوران میں ایک مجسٹریٹ نے ایک وکیل کو مخاطب کرکے کہا کہ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ادب کے الفاظ تو میں استعمال کر رہا ہوں۔ انہوں نے تو یہ کہا تھا کہ اگر تمہارے محمد صاحب کو) کوئی کافر اور غدار کہہ دے۔ تو تم اسے کیسا سمجھو گے؟ اور تمہارا دل اس سے دُکھیگا یا نہیں دُکھیگا۔ اسی طرح بادا نانک صاحب کو مسلمان کہنے سے سکھوں کا دل دکھتا ہے۔ یہ طریق کلام اتنا ناشائستہ ہے۔ کہ میں حیران ہوں۔ اگر حکومت اپنے مجسٹریٹوں کو اس قسم کی باتوں کا اختیار دیتی ہو۔ اور پھر اس کا نام عدالت رکھتی ہو۔ تو پھر دنیا میں کسی اور فسادی کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اس طرح تو خود گورنمنٹ فساد کا موجب کہلائے گی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک اور احرار

کہا جاتا ہے بلکہ وہ احراری جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بلند بانگ دعاوی کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس نے اپنے فقرہ کو اگر سے مشروط کر دیا تھا یعنی اس نے یہ نہیں کہا تھا۔ کہ محمد صاحب ایسے ہیں بلکہ اس نے کہا تھا کہ اگر محمد صاحب کو کوئی ایسا کہدے تو آپ کا دل دُکھیگا یا نہیں۔ لیکن کیا وہ بتا سکتے ہیں۔ کہ اگر کسی احراری لیڈر سے باتیں کرتے ہوئے کوئی شخص کہے کہ اگر تمہاری ماں کو کوئی بدکار اور کنجری کہے تو تمہارا دل اس سے دکھیگا یا نہیں۔ تو کیا وہ اسے پسند کریں گے؟ میں سمجھتا ہوں یقیناً وہ اسے پسند نہیں کرینگے پس اگر کا لفظ لگنے سے جرم کی اہمیت کم نہیں ہو جاتی۔ مباحثہ میں دشمن کا جواب دیتے وقت بات کرنیکے اصول اور ہوتے ہیں اور عدالت کی حیثیت اور ہوتی ہے اور عدالت کو اپنے وقار کو قائم رکھنا چاہیئے۔ اور ایسے الفاظ سے کلی طور پر احتراز کرنا چاہیئے۔

ہندوؤں کا ایک روزانہ اخبار "عام" لاہور سے نکلا کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے ہمیشہ منگوایا کرتے تھے۔ اور آپ اس کے خریدار تھے۔ ایک دفعہ اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا قرآن کریم کے متعلق ایک مضمون لکھا جس میں "اگر" کا لفظ استعمال کرکے اس نے ایک گندی گالی دے دی۔ میں بھی چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت میں اس اخبار کا خریدار تھا۔ اس لئے میں نے پہلے اسے چٹھی لکھی کہ تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کی ہے۔ اس کا اپنے اخبار میں ازالہ کرو۔ مگر اس چٹھی کا اس نے یہ جواب دیا۔ کہ میں نے کوئی ہتک نہیں کی۔ میں نے تو صرف اگر کا لفظ استعمال کرکے ایک شرطی بات کہی تھی۔ اس پر میں نے اسے ایک مضمون بھیجا۔ جس میں ویدوں اور وید کے رشیوں کے متعلق میں نے اگر اگر کا لفظ استعمال کرکے کئی سخت الفاظ استعمال کئے۔ کہ اگر تمہارے رشی کے متعلق کوئی یہ کہہ دے۔ تو تم اسے کیا سمجھو گے۔ اگر ویدوں کے متعلق کوئی یہ کہہ دے تو تم اسے کیا سمجھو گے۔ اور نیچے میں نے لکھ دیا۔ کہ آپ اس مضمون کو شائع کر دیں۔ مضمون تو اس نے کیا شائع کرنا تھا۔ اس کا دو صفحہ کا ایک خط آ گیا جو گالیوں سے بھرا ہوا تھا۔ اور جس میں لکھا تھا۔ کہ آپ مرزا صاحب کے لڑکے ہیں۔ آپ کے متعلق میں یہ امید نہیں کرتا تھا کہ ایسے الفاظ ہمارے ویدوں اور رشیوں کے متعلق استعمال کریں گے۔ میں نے اسے لکھا۔ کہ میں نے تو کوئی گالی نہیں دی۔ میں نے تو اگر کا لفظ استعمال کرکے بعض سوالات دریافت کئے تھے

گورنمنٹ کو متوجہ کیا جائے

میں سمجھتا ہوں ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ ایسے امور کے متعلق گورنمنٹ کو توجہ دلائے۔ اور پورے زور سے توجہ دلائے کسی نے کہا تھا کہ مجسٹریٹ صاحب یہ الفاظ واپس لینے کے لئے تیار ہیں۔ میرے پاس جب یہ پیغام پہنچا۔ تو میں نے کہا ہمیں تو کسی سے دشمنی نہیں۔ ہم تو ہر ایک کی عزت کرتے ہیں۔ اگر گورنمنٹ کے آفیسرز صحیح طریق پر چلیں تو ہم انہیں اپنے سر آنکھوں پر بٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ اور اگر وہ یہ الفاظ واپس لے لیں۔ تو ہمیں اس سے بڑی خوشی ہوگی۔ اور ہم سمجھیں گے۔ کہ معاملہ ختم ہو گیا۔ مگر بعد میں میں نے سنا کہ انہوں نے الفاظ واپس لینے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ میں صرف یہ کہنے کے لئے تیار ہوں۔ کہ ان الفاظ سے میری نیت ہتک کی نہیں تھی۔ اپنے الفاظ واپس لینے کے لئے تیار نہیں۔

معلوم ہوا ہے پیر اکبر علی صاحب نے اس کے متعلق اسمبلی میں سوال بھیجا ہے۔ اتنے حصہ کے متعلق میں انہیں جزاکم اللہ کہتا ہوں مگر اتنا ہی کافی نہیں حکومت کو مجبور کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اس بارے میں ضروری کارروائی کرے۔ اگر مسلمان ممبر یہ تہیہ کرلیں۔ کہ جب تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس ہتک کا ازالہ نہیں کیا جائے گا۔ اور ہتک کرنے والے مجسٹریٹ کو سزا نہیں دی جائے گی۔ اس وقت تک وہ کونسل کا کام چلنے نہیں دینگے تو میں سمجھتا ہوں حکومت اس معاملہ کی طرف جلد متوجہ ہو سکتی ہے۔

شیخ عبد الرحمٰن مصری کے لیکچر میں شمولیت کی ممانعت

تیسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ آج کے ایک اعلان کے متعلق ہے۔ جو مصری صاحب کے لیکچر کے متعلق کسی نے کیا ہے۔ اور جس میں ایک فقرہ یہ لکھا ہے کہ میری طرف سے جماعت کے دوستوں کو اجازت ہے۔ کہ ان کے لیکچر میں شامل ہوں۔ حالانکہ ان امور میں اجازت اور عدم اجازت کا کوئی سوال نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ امور انسان کے قلب سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک شخص اگر میرے پاس آئے اور کہے کہ مجھے آپکے متعلق بعض شبہات ہیں اور میں نے آپکو بینات وشواہد سے نہیں مانا تھا۔ بلکہ سنی سنائی باتوں پر اعتبار کرکے مانا تھا اب میں چاہتا ہوں۔ کہ دوسرے فریق کی بھی باتیں سنوں اور دیکھوں کہ وہ کیا کہتا ہے۔ تو شرعاً اور اخلاقاً مجھے کوئی اختیار نہیں۔ کہ میں اسے روکوں۔ اگر کسی کو میری خلافت کے متعلق شبہ ہے تو اس کو نہ صرف جائز ہے۔ بلکہ اس کے متعلق یہ پسندیدہ امر ہے کہ وہ وہاں جائے اور باتوں کا موازنہ کرے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ جن لوگوں نے تحقیق کرلی ہے۔ اور قرآن وحدیث کے ماتحت میری بیعت کی ہے۔ اور میری صداقت میں انہیں کسی قسم کا شبہ نہیں۔ وہ بھی وہاں جائیں اور تماشہ کے طور پر ان کے لیکچر میں بیٹھیں۔ اگر ایسا جائز ہوتا تو ہمیں نظر آتا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر بحث کے موقعہ پر پہونچ جاتے۔ اور فرماتے۔ کہ آؤ ہم تحقیق کریں اسلام سچا ہے یا نہیں یہودی لیکچر دیتے تو ان میں چلے جاتے کہ شائد یہودی مذہب سچا ہو۔ عیسائی لیکچر دیتے تو وہ سننے چلے جاتے اور کہتے کہ تحقیق کرنی چاہیئے۔ مگر کہیں سے بھی یہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایسی مجالس میں گئے ہوں۔ بلکہ آپ اگر فرماتے ہیں تو یہ کہ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (یوسف ع ۱۲) میں نے خدا کو دیکھ کر مانا ہے۔ مجھے مزید تحقیق کی کیا ضرورت ہے۔ پس جس نے مجھے مانا اور تحقیق کرکے مانا ہے۔ اسے تماشہ کے طور پر وہاں جاکر وقت ضائع کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی کیونکہ ان کا جانا بے فائدہ اور لغو ہے۔ ہاں جس نے ابھی تک تحقیق نہیں کی۔ اسے یقیناً جانا چاہیئے۔

شیخ عبد الرحمٰن مصری کا لغو مطالبہ

دوسرے انہوں نے وہی بات کی ہے۔ جو حروری کیا کرتے تھے۔ کہ بعض دفعہ ایک اچھی بات کہتے۔ مگر ارادہ فساد اور شرارت کا ہوتا جیسے کل ہی میں نے بتایا تھا۔ کہ وہ حضرت علی کی مجلس میں آجاتے اور نعرہ لگاتے کہ لاحکم الا اللہ کہ حکم اللہ کا ہے اور مسلمانوں کو آپس میں مشورہ کرکے کام کرنا چاہیئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ سنتے تو فرماتے کلمۃ الحق ارید بھا الباطل بات تو تم سچی کہتے ہو مگر تمہاری غرض فتنہ وفساد ہے۔ اسی طرح مصری صاحب نے مجھے انہی دنوں چٹھی لکھی کہ مجھے جلسہ سالانہ میں دو دن دو دو گھنٹے لیکچر کے لئے وقت دیا جائے۔ اور اگر آپ نہ دیں گے تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ آپ نہیں چاہتے کہ سچ ظاہر ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے انہیں لکھا۔ کہ اگر ہم آپ کو اجازت دے دیں۔ تو پھر ہر مذہب والا ہمیں کہہ سکتا ہے۔ کہ مجھے بھی دو دو گھنٹہ وقت دیا جائے۔ اور اس طرح اگر ہم دو دو گھنٹے ہر مذہب والے کو دینے لگیں۔ تو ہماری اپنی تقریروں کے لئے کونسا وقت باقی رہے۔ اور اگر ہم نہ دیں۔ تو وُہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ تم سچ چھپانا چاہتے ہو۔ آریہ کہیں گے۔ تم نے ہمیں چونکہ وقت نہیں دیا۔ اس لئے معلوم ہُوا۔ کہ تمہیں سچائی سے غرض نہیں عیسائی کہیں گے۔ کہ ہمیں چونکہ وقت نہیں ملا۔ اس لئے معلوم ہُوا۔ کہ تمہیں صداقت معلوم کرنے کی کوئی تڑپ نہیں پیغامی کہیں گے ہمیں چونکہ وقت نہیں دیا گیا۔ اس لئے معلوم ہُوا۔ کہ احمدی سچ چھپانا چاہتے ہیں۔ پس چونکہ اس طرح ہر ایک کو وقت دے کر ہمارے لئے کوئی وقت نہیں بچتا۔ اور یوں بھی یہ مطالبہ بالکل لغو ہے۔ اس لئے میں نے انہیں لکھا کہ یہ طریق درست نہیں۔ آپ الگ بے شک تقریریں کریں۔ میں آپ کو نہیں روکتا۔ باقی ہمارے جلسہ کے ایام میں میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ کسی اور جلسہ کے کرنے کی اجازت آپ کو حکومت کی طرف سے ملے۔ یا نہ ملے۔ کیونکہ ۱۹۳۴ء میں احرار کے جلسہ کے وقت ہمیں یہ نوٹس دیا گیا تھا۔ کہ ہم ان کے جلسہ سے پانچ دن پہلے۔ اور پانچ دن بعد کوئی جلسہ منعقد نہیں کر سکتے۔ حالانکہ قادیان ہمارا مذہبی مرکز ہے۔ اور ہم اس میں ہر وقت جلسہ کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ میں نے اس کا حوالہ دیتے ہوئے انہیں لکھا۔ کہ محکمہ کی اس معاملہ میں گورنمنٹ سے بحث ہو رہی ہے۔ مگر انہوں نے اس کے یہ معنے نکال لئے کہ گویا انہیں ہماری طرف سے ان دنوں تقریر کرنے کی اجازت ہے۔ حالانکہ گورنمنٹ سے ہماری یہ بحث ہو رہی ہے کہ تم نے احرار کے جلسہ کے ایام میں ہمیں یہ حکم دیا تھا۔ کہ ہم اس جلسہ کے پانچ دن پہلے اور پانچ دن بعد کوئی جلسہ منعقد نہ کریں ::

پس اسی حکم کی بنا پر ہم بھی مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ یہی حق ہمارے متعلق تسلیم کیا جائے۔ اور جب ہمارا جلسہ ہو۔ تو اس سے پانچ دن پہلے۔ اور پانچ دن بعد کسی کو جلسہ کرنے کی اجازت نہ ہو۔ پس مصری صاحب کا ۲۹ دسمبر کو کوئی جلسہ منعقد کرنا۔ اور اس میں اپنا لیکچر رکھنا درحقیقت اس حق کے خلاف ہے۔ لیکن چونکہ اس کا تعلق حکومت سے تھا۔ مجھے مصری صاحب کو اس بارہ میں کچھ کہنے کی ضرورت نہ تھی ::

یہ صاف بات ہے۔ کہ اگر کسی کو یہ کہا جائے۔ کہ دوسرے کی حق بات بھی نہ سُنو۔ تو یہ جبر ہوگا۔ اور جبر اسلام میں جائز نہیں۔ پس جو شخص ابھی حقیقت کو سمجھنا چاہتا ہے۔ یا تحقیق کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کے لئے جائز ہے۔ کہ وہاں جائے۔ مگر جو شخص تحقیق کر چکا ہے۔ اور علے وجہ البصیرت اس نے میری بیعت کی ہے۔ ہم اس کو اجازت نہیں دے سکتے۔ کہ وُہ وہاں جائے۔ سوائے اس کے کہ وُہ مباحث یا مناظر یا مباحث و مناظر کا مددگار ہو۔ مومن کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ اور نہ وُہ کوئی بے فائدہ اور لغو کام کرتا ہے اگر میں اس قسم کی دعوتیں قبول کرنا شروع کر دوں تو مجھے روزانہ چٹھیاں آنی شروع ہو جائیں۔ کہ آج فلاں جگہ ہماری تقریر ہے۔ آپ اس میں ضرور شریک ہوں۔ دوسری جگہ ہمارا جلسہ ہے آپ بھی آئیں۔ اور سنیں۔ اور اگر ایسی چٹھیاں آئیں۔ تو میرا ایک ہی جواب ہوگا۔ اور وہ یہ کہ میں نے علے وجہ البصیرت احمدیت کی صداقت کا مشاہدہ کر لیا ہے ::

پس دوسری بات میرے لئے پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔ کیا دُنیا میں تم نے کبھی دیکھا۔ کہ کسی شخص نے دوسرے سے کہا ہو۔ کہ آؤ ہمارے ساتھ چلو۔ فلاں جگہ بحث ہوگی۔ کہ تمہاری جو بیوی ہے وُہ تمہاری ہی بیوی ہے یا کسی اور کی کون اُلّو ہے؟ جو ایسے شخص کے ساتھ چلے گا۔ وُہ تو کہیگا۔ کہ میرے لئے یہ بات اُسی وقت سے حل شدہ ہے۔ جب سے وُہ میرے گھر بس رہی ہے ::

لنڈن میں تبلیغ اسلام

افسوس ہے۔ کہ میں ایک مدت سے اخبار کے لئے تبلیغی رپورٹ ارسال نہیں کر سکا۔ ایام زیر رپورٹ میں قریب تھا۔ کہ دُول یورپ میں ایک ایسی جنگ چھڑ جاتی جس کے نتیجہ میں لکھوکھا جانیں چند روز میں ہلاک ہو جاتیں۔ اور شہروں کے شہر بالکل اجاڑ اور ویران دکھائی دیتے۔ مگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۲۴ء میں اپنی کتاب "احمدیت" میں از رُوئے قرآن مجید جو ذمہ واریاں لیگ آف نیشنز کی تحریر فرمائی تھیں۔ ان کے مطابق گورنمنٹ ہائے برطانیہ و فرانس وغیرہ نے قدم اٹھا کر یورپ کو تباہی کے ہولناک منظر سے بچا لیا ::

فطرت انسانی کی شہادت

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جب انسان کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے۔ اور وُہ اپنے آپ کو بے بس پاتا ہے۔ اور موت سامنے کھڑی نظر آتی ہے۔ تو اس بے قراری کی حالت میں وہ ہمیں پکارتا ہے اور ایسے وقت میں مشرک بھی دوسرے معبودوں کو بھول جاتے ہیں۔ اور صرف ایک خدا کو یاد کرتے ہیں۔ اس آیت کی صداقت گزشتہ Crisis کے ایام میں آفتاب نیمروز کی طرح درخشاں تھی گرجے بھرے ہُوئے دکھائی دیتے تھے۔ اخبارات میں لمبی لمبی دعائیں شائع کی جاتی تھیں۔ کئی کئی گھنٹے بعض عورتیں رو رو کر دعائیں کرتی تھیں۔ کہ جنگ نہ ہو۔ جب صلح ہو گئی۔ تو لوگ اپنی پہلی حالت پر لوٹ آئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید خالق فطرت کا کلام ہے۔ اور فطرت انسانی میں ہستی باریتعالےٰ کی شہادت ودیعت کی گئی ہے۔ جو انتہائی مصیبت کے وقت بے اختیار فطرت انسانی کو ادا کرنی پڑتی ہے ::

ایک مبشر خواب

چودہ اور پندرہ ستمبر کی درمیانی رات کو جس کی صبح کو مسٹر چیمبرلین ہر ہٹلر سے پہلی ملاقات کے لئے جرمنی گئے۔ میں نے خواب میں پہلے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو دیکھا۔ کہ آپ کے ہاتھ میں اخبار البدر کی جلد ہے۔ اس کے حضور نے اوراق پلٹے۔ اور ایک جگہ سے پڑھنا شروع کیا۔ تو دیکھا۔ کہ اس میں فتنۂ مصری کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک رویا درج ہے میں خوشی میں کہتا ہُوں۔ کہ فتنۂ احرار کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک رویا نکل آیا تھا۔ اور فتنۂ مصری کے متعلق بھی۔ کیا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے آپ پہلے سے لکھوائی تھیں۔ پھر اس کے بعد مجھے دو لڑکے ملے۔ جن کا نام بشیر اور مبشر تھا۔ انہوں نے کہا۔ ہمارا ایک بھائی بشارت بھی ہے۔ میں نے کہا میں جانتا ہوں۔ آپکا ایک بھائی امرتسر میں بھی تھا۔ اور آپکے نام کے پیچھے تو حیات کا بھی لفظ ہے۔ اسکا نام انہوں نے عالم حیات بتایا۔ میں نے کہا بشیر حیات مبشر حیات۔ بشارت حیات۔ ہارون رشید حیات اور عالم حیات اور اس کے بعد مجھے جاگ آگئی۔ اور عالم حیات میں نے اسوقت یہی خیال کیا۔ کہ شاید جنگ کے امکانات جو پیدا ہوگئے تھے۔ وہ دور ہو جائینگے۔ کیونکہ عالم حیات میں عالم کی زندگی کی طرف اشارہ تھا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہُوا۔ کہ جنگ ملتوی ہو گئی ::

نئی جوانی

تندرستی جوانی عزت اور دولت

کا سیدھا راستہ دکھاتی ہے

لاکھوں اس کتاب کو پڑھ کر فائدہ اٹھا چکے ہیں آپ بھی ایک کارڈ لکھ کر مفت منگا لیجیے ::

ملنے کا پتہ

اے شیر اینڈ کمپنی ریلوے روڈ جالندھر شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغی ملاقاتیں

(۱) ایام زیر رپورٹ میں مسٹر Mc.... آئے۔ دو تین گھنٹہ دارالتبلیغ میں ٹھہرے۔ ان سے انجیلوں کے الہامی نہ ہونے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے متعلق گفتگو ہوئی۔ مطالعہ کے لئے کتب دی گئیں۔ اس کے بعد ایک مرتبہ اور آئے۔ اور ان سے گفتگو ہوئی۔

(۲) ہائیڈ پارک میں بعض اشخاص ایک کیتھولک پادری سے یہ سوال کر رہے تھے۔ کہ آپ کے مذہب میں دوسرے مذاہب کی کتب پڑھنا کیوں منع ہے اس نے جواب دیا کہ دوسری کتب کے پڑھنے کی ممانعت نہیں۔ ہاں جھوٹی انجیلیں اور کتب پڑھنے کی ممانعت ہے میں نے کہا جب تک آپ دوسرے مذاہب کی الہامی کتب پڑھیں گے نہیں تو آپ کو کیسے پتہ لگے گا کہ یہ جھوٹی ہیں یا سچی ہیں۔ بہر حال اس امر کا فیصلہ کہ کونسی کتاب سچی ہے اور کونسی نہیں ان کے مطالعہ پر ہی موقوف ہے۔ اس نے جواب دیا کہ ہماری کتب مقدسہ کے سوا باقی کتب سچی نہیں ہیں۔ میں نے کہا تب ان کا سوال کہ تمہارا عقیدہ ہے۔ کہ دوسرے مذاہب کی کتب نہیں پڑھنی چاہئیں درست ہے۔

(۳) مسٹر Copinger. اور ان کی والدہ نے مجھے چائے پر اپنے گھر بلایا تھا۔ نیز اپنے بعض رشتہ دار بھی بلائے۔ چائے پر اسلامی تمدن اخلاقی تعلیم کا عیسائیت کی تعلیم سے مقابلہ کامل نمونہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے نہ کہ مسیح۔ اور صدقہ وخیرات کے متعلق اسلامی تعلیم بیان کی۔ انہوں نے کہا۔ یہ تو بہت اچھی باتیں ہیں۔ اور ہمارے لئے بالکل نئی ہیں۔ ہمیں یہ نہیں پتہ تھا کہ اسلام میں بھی ایسی تعلیم موجود ہے۔ پھر میں نے انہیں دارالتبلیغ میں بلایا۔ اور انہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک سے زائد بیویاں کرنے کی حکمت بتائی۔ اور بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم روحانیت میں مسیح علیہ السلام سے بڑھ کر تھے۔

(۴) ایک سپر چولسٹ سے گفتگو ہوئی اس نے بعض واقعات سنائے کہ کس طرح ارواح آتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ انسانی زندگی کا اصل مقصد تو اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کرنا ہے۔ ان واقعات کی اگر صحت بھی تسلیم کی جائے۔ تو اس سے اللہ تعالےٰ کے قرب حاصل کرنے میں کیا مدد مل سکتی ہے۔ اس پر اس نے کہا کہ آپ کی کتاب احمدیت میں بھی تو ایسے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ میں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر وہ باتیں بتائیں۔ اور وہ ایسی ہیں کہ ان سے خدا اور اس کی صفات پر یقین بڑھتا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جتنا خدا تعالےٰ کی ہستی پر ایمان مضبوط ہوگا۔ اتنا ہی وہ خدا تعالےٰ کا زیادہ قرب حاصل کرنے کی کوشش کریگا مثلاً عطا محمد صاحب پٹواری جن کے کوئی بچہ نہیں ہوتا تھا۔ ان کے بچہ ہو جانا۔ اور سعد اللہ لدھیانوی جس کا بچہ تھا۔ پھر اس کا منقطع النسل ہو جانا اس امر کی دلیل ہے کہ حقیقی خالق اللہ تعالےٰ ہی ہے۔

(۵) مسز اکسپریت ایک یونانی کی بیوی آئیں۔ ان سے گفتگو ہوئی۔ اور سلسلہ کی کتب مطالعہ کے لئے دی گئیں۔

(۶) ایک دوست نے ہستی باری تعالےٰ کے متعلق سوالات دریافت کئے۔ جن کے جوابات دیئے گئے۔

(۷) میں اور حضرت مولوی شیر علی صاحب وکٹوریہ سٹیشن سے مسجد کو آ رہے تھے۔ راستہ میں کرنل ڈگلس بھی اسی ڈبہ میں آ گئے جس میں ہم بیٹھے تھے۔ خوشی سے ملے۔ انہوں نے فرمایا کہ احمدیت کے عقائد اور خیالات تو بہت اچھے ہیں اور لوگ مان بھی چکے ہیں۔ لیکن صرف شخص کو نہیں مانتے۔

(۸) مسٹر آرتھر جان ایک دفعہ اکیلے آئے پھر دوسری دفعہ اپنے ساتھ اپنی بیوی اور تین اور اپنے دوست لائے۔ انہیں مسجد دکھائی گئی۔ دی آرگنائزیشن اور ضرورت مذہب وغیرہ امور پر گفتگو ہوئی۔ احمدیت حقیقی اسلام ہے مطالعہ کے لئے دی گئی۔

اسی طرح بعض اور لوگوں سے بھی ملاقات ہوئی اور خط وکتابت کی۔

مصری اور ہندوستانی دوست

بعض مصری اور ہندوستانی دوست مسجد دیکھنے کے لئے تشریف لائے جن میں سے ایک الدکتور محمد صادق تھے جو قاہرہ کے ہسپتال قصر العینی میں ڈاکٹر ہیں۔ ان سے عربی میں ایک گھنٹہ کے قریب گفتگو ہوئی۔ اور سلسلہ کا بھی ذکر آیا۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب جموں اپنی تکمیل تعلیم کے بعد واپس ہندوستان جاتے ہوئے مسجد دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ اسی طرح شیخ عبد الحمید صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی امرتسری اور ڈاکٹر حسن دین صاحب بہاولپوری اور بعض اور طالب علم بھی تشریف لائے اور مسجد دیکھی۔

یوم التبلیغ

یوم التبلیغ کے روز میں اور شیخ احمد اللہ صاحب تبلیغ کے لئے نکلے۔ پہلے ایسٹ اینڈ گئے۔ وہاں سے مصری کلب میں اور پھر ایک مکان پر گئے۔ جہاں بعض غیر احمدی دوست رہتے ہیں۔ وہاں ایک دوست نے مذہبی سوالات کئے۔ جن کے تفصیل سے جوابات دیئے گئے۔ اور قرآن مجید کی بعض آیات کی تفسیر کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی ذکر آیا۔ اور حضرت مولوی شیر علی صاحب اور عزیزم سید ممتاز احمد صاحب اکٹھے تبلیغ کے لئے گئے۔ اور بعض غیر احمدیوں کو آپ نے تبلیغ کی۔ اسی طرح بعض اور دوستوں نے بھی تبلیغ کی۔ ایک انگریز نو مسلم محمد صالح براملی نے جو پورٹ سمتھ میں رہتے ہیں اشتہارات تقسیم کئے اور عیسائیوں سے گفتگو کی۔

الوداعی پارٹیاں۔ دعا

ایام زیر رپورٹ میں حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو اور حضرت مولوی شیر علی صاحب اور مکرمی مولانا درد صاحب کو الوداعی پارٹیاں دی گئیں۔ جن کی مفصل رپورٹیں اخبار "الفضل" میں شائع ہو چکی ہیں۔

آخر میں مَیں تمام احباب سے دعا کے لئے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ خاکسار کو روحانی اور علمی ترقیات عطا فرمائے۔ اور اپنے خاص فضل سے نصرت عطا فرمائے۔ اور لوگوں کے دلوں میں سلسلہ کی قبولیت کے لئے آسمان سے القاء کرے۔

آمین

خاکسار جلال الدین شمس از لنڈن

نئی دوکان نیا سامان

خواجہ برادرس جنرل مرچنٹس انارکلی لاہور

کی دوکان پر ——— تشریف لائیں

جہاں پر موزہ بنیان۔ سوئیٹر ومفلر اونی۔ ہر قسم۔ نیز تولیہ کالر۔ ٹائی۔ اور دیگر آرائشی سامان بارعائت مل سکتا ہے۔

نزد چوک دھنی رام

کتب منشی۔ منشی عالم۔ منشی فاضل۔ ادیب۔ ادیب عالم۔ ادیب فاضل کی نئی اور سیکنڈ ہینڈ ملنے کا پتہ

ملک بشیر احمد تاجر کتب

کشمیری بازار لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان بھر میں سیرت النبی کے کامیاب جلسے

مسلمانوں کے علاوہ ہندو سکھ اور عیسائی معززین کی عقیدتمندانہ تقریریں

لاہور

جلسہ سیرت النبی زیر صدارت جناب خان بہادر میاں محمد افضل حسین صاحب ایم۔ اے۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی ٹاؤن ہال میں دو بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مولانا تاجور صاحب نجیب آبادی پروفیسر دیال سنگھ کالج نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ابتدائی حالات سنائے۔ ان کے بعد ڈاکٹر ایس۔ ایس بھٹناگر صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے اپنا مؤثر مضمون پڑھ کر سنایا کہ عرب تمام بدیوں کا مرکز تھا۔ لیکن حضرت محمد صاحب نے تمام فواحش کو مٹا کر صداقت اور توحید الٰہی کا جھنڈا ایسا کھڑا کیا۔ کہ وہ رہتی دنیا تک سرنگوں نہ ہوگا۔ پھر ڈاکٹر رستم جی بیرسٹر ایٹ لا نے بزبان انگریزی تقریر کی۔ اور کہا کہ حضرت محمد صاحب کی زندگی کا ہر پہلو نہایت پاکیزہ اور قابلِ تقلید ہے۔ حضرت نے اسلام میں مساوات کی ایسی بنیاد رکھی۔ کہ جس کی نظیر کوئی اور مذہب پیش نہیں کر سکتا ڈاکٹر صاحب کے بعد مولانا محمد علی صاحب آف مدراس نے تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ اگر مسلمان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیمات پر کما حقہٗ عمل کریں۔ تو دین و دنیا کی کامیابی یقینی ہے۔ جناب سردار جھنڈا سنگھ صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ نے بھی انگریزی زبان میں تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو زندگی کا طریقہ رکھا ہے۔ اس پر عمل کر کے ہماری روح یقیناً خدا سے واصل ہو سکتی ہے۔ اور ماننا پڑتا ہے۔ کہ حضرت دنیا کے بہت بڑے انسان تھے۔ ڈاکٹر ایم آر اہرن صاحب پروفیسر ایف سی کالج انگریز مقرر نے کہا کہ حضرت رسولِ عربی نے خدا سے اس حقیقت کو پایا کہ خدا ایک ہے۔ تو آپ نے ہر رنگ میں اسبات پر زور دیا کہ اگر خدا ایک ہے۔ تو تمام انسان "ایک جیسے" ہیں۔ اور اس طرح اخوت اور مساوات کی زبردست بنیاد ڈالی۔ سردار رام سنگھ صاحب ایڈیٹر اخبار "شیر پنجاب" نے پنجابی میں تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ سب سے بڑی دلیل آنحضرتؐ کے خدا کا پیغمبر ہونے کی یہ ہے۔ کہ باوجود اَن پڑھ "امی" ہونے کے قرآن شریف جیسی اعلےٰ تعلیم پیش کی۔ نیز کہا کہ انسان کے بہت زیادہ واقف اس کی بیوی اور نوکر ہوتے ہیں۔ لیکن حضرت محمد صاحب کی صداقت کے لئے نوکر اور بیوی جان نثارانہ طور پر شاہد ہیں۔ فرقہ رواداری اور مساوات اور امن کی تعلیم آپ نے کامیاب طور پر پیش کی۔ سردار صاحب کے بعد ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے ایل ایل۔ بی پلیڈر نے رقت انگیز تقریر کی۔ جس میں کہا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب ہی امن اور سلامتی کا مذہب ہے آپ نے بغاوت اور فساد کی مرض کو نہیں بلکہ اس کی اصل جڑھ کو معلوم کر کے اس کو یکسر مٹا دیا۔ ملک صاحب کے بعد جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے پروفیسر گورنمنٹ کالج نے اپنا انگریزی مضمون پڑھ کر سنایا جس میں بیان کیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم کو مٹانے کے لئے کامیاب سعی کی اور وحشی قوم میں اخوتِ اسلامی قائم کر دی اور انصر اخاک ظالماً او مظلوماً کے زریں اصول پر عمل کر کے امن عالم کے قیام کا بہترین نمونہ دکھایا۔ جناب مہر چند صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ نے انگریزی میں کہا کہ حضرت محمد صاحب نے دختر کشی جیسی ظالمانہ رسم کو نابود کیا اور حقوقِ مستورات کے تحفظ کو مذہبی تعلیم قرار دے کر عورتوں پر بیش بہا احسان کیا اور مردوں میں بھی اخوتِ اسلامی قائم کر کے ہر طرف امن قائم کیا۔ جناب شیخ مشتاق حسین صاحب نے بھی تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ ہمارے محبوب آقا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تمام بانیانِ مذاہب کا احترام سکھا کر دنیا میں امن قائم کرنے کی تعلیم دی پنڈت سنت رام صاحب نے کہا کہ حضرت بڑے منصف۔ مستقل مزاج۔ اعتدال پسند۔ سچے رسول اور ہمدرد مظلوم تھے۔ آپ نے غلامی کی لعنت کو نابود کیا اور مذہبی رواداری کی تعلیم دی۔ سب سے آخر مولوی عزیز الرحمٰن صاحب نے طائف کا عبرتناک واقعہ بیان کر کے ثابت کیا کہ حضور سرورِ کائنات نے بلشمار تکالیف کا سامنا کیا۔ مگر کسی پر ظلم نہ کیا علاوہ ازیں خانصاحب قلندر علی خان صاحب اور آغا محمد ودھیان صاحب غزنوی ایم۔ اے نے اپنی فارسی نظمیں سنائیں اور حسن صاحب بسمل/بیتابسی اور میاں محمد فضل صاحب فضل نے تاثیر میں ڈوبے ہوئے اشعار سے حاضرین کو محظوظ کیا۔

بالآخر پانچ بجے صدارتی ریمارکس اور شکریہ کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

خاکسار عبدالکریم سیکرٹری تبلیغ

دہلی

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ دہلی میں بفضلہ تعالےٰ نہایت کامیابی کے ساتھ ۱۱ دسمبر کو صبح ۹½ بجے سے ۱ بجے تک عربک کالج ہال میں زیر صدارت نواب ثریا مین خان صاحب ایم۔ ایل۔ اے منعقد ہوا۔ جلسہ کا اعلان ایک بڑے پوسٹر کے ذریعہ جس پر شہر کے ۵۰ سے زیادہ معزز اصحاب اور رؤسا کے دستخط تھے کیا گیا تھا نیز انگریزی میں دعوتی کارڈ چھپوا کر معزز مسلم اور ہندو حضرات کو بھیجے گئے تھے جنکے جواب میں بہت سے شکریہ کے خطوط موصول ہوئے۔ علاوہ اسکے ہینڈبل بھی تقسیم کئے گئے۔ اور کئی اردو و انگریزی اخبارات نے جلسہ کی خبر کو شائع کیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے جلسہ کا ہال سامعین سے بھرا ہوا تھا۔ اور اندر گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے کئی لوگوں کو دروازہ پر کھڑے رہنا پڑا سامعین میں کثرت سے تعلیم یافتہ حضرات معززین شہر و رؤسا۔ بیرسٹر و وکلاء۔ کالجوں کے طالب علم اور سرکاری افسران تھے۔ حاضرین کو جلسہ سے ایسی دلچسپی پیدا ہو گئی تھی کہ ۳½ گھنٹہ تک ہمہ تن گوش ہو کر بیٹھے رہے جلسہ کی کارروائی تلاوتِ قرآن کریم سے شروع ہوئی جسکے بعد بعض حضرات نے نظمیں پڑھیں اور پھر حسب ذیل اصحاب نے تقریریں کیں۔

(۱) جناب خواجہ حسن نظامی صاحب (۲) جناب ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد صاحب (۳) جناب رائے بہادر رام کشور صاحب ایڈووکیٹ (۴) جناب آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا۔ جلسہ کی کارروائی ایسوسی ایٹڈ پریس کیطرف سے اخبارات مثلاً سٹیٹسمین وغیرہ میں شائع ہوئی ہے۔ (سکرٹری تبلیغ)

آپ ہمیشہ بوٹ شوز کرنال شاپ انارکلی لاہور سے خرید اکریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امرت سر

مورخہ ۱۱-۱۲-۳۶ - بصدارت جناب سردار بہادر سردار حکم سنگھ صاحب رئیس امرت سر سردار صاحب کی جگہ میں جلسہ سیرت منعقد ہوا۔ پوسٹروں کے علاوہ مطبوعہ دعوت نامے شہر کے ہندو سکھ مسلم معززین کے نام جاری کئے گئے تھے۔ خدا کے فضل سے ہر طبقہ و ہر مذہب و ملت کے معززین شامل جلسہ ہوئے۔ پلیڈر۔ جج۔ مجسٹریٹ۔ خان بہادر۔ رائے بہادر۔ سردار بہادر اور دیگر سرکاری عہدہ داران۔ ہندو سکھ اور احمدی و غیر احمدی سب شریک ہوئے جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی گیانی عباد اللہ صاحب مبلغ اور جناب میاں عطاء اللہ صاحب کے علاوہ رائے صاحب بخشی جگت رام صاحب ایڈیٹر ڈکیٹ لالہ کیشور رام صاحب ایڈووکیٹ و پریذیڈنٹ بار ایسوسی ایشن۔ علامہ باقر علی صاحب مجتہد شیعہ مسٹر کے ایل بھاٹیہ پرنسپل ہندو سبھا کالج امرت سر۔ گیانی سنت سنگھ صاحب سکھ مشنری امرت سر اور سردار چینچل سنگھ صاحب پرچارک مالابار سکھ مشنری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر عالمانہ تقریریں کیں۔

بوگرا

حسب سابق امسال بھی مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۳۶ء بروز اتوار بوگرا (بنگال) میں سیرت النبی کا جلسہ زیر صدارت مسٹر بی ایس چکرورتی آئی۔ سی۔ ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ منعقد ہوا۔ مولوی محمد رئیس الدین صاحب۔ ایم۔ اے اور بابو ستیش چندر گپتا بی۔ ایل بوگرا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات پر پرزور تقریریں کیں۔ ہال حاضرین سے پر تھا۔ شہر کے اکثر شریف اور تعلیم یافتہ ہندو مسلمان جوق در جوق شامل ہوئے۔ الحمد للہ کہ جلسہ بہت ہی کامیاب رہا

خاکسار۔ عباس علی سکرٹری تبلیغ

گنج (لاہور)

۱۱ دسمبر زیر صدارت میاں عبدالغنی صاحب جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا جس میں جناب ڈاکٹر نند لال صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی بیرسٹرایٹ لاء نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے حالات سناتے۔ اور بتایا کہ آپ کا ہر قول۔ فعل اور حرکت اس بات کی دلیل ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کے پیغامبر تھے۔ اس کے بعد محمد عبدالحق صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور امن عالم کے موضوع پر چوہدری غلام احمد صاحب ایم۔ اے نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مساوات انسانی کے موضوع پر سردار عطر سنگھ صاحب ایم۔ اے نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیاسی مشکلات کے حل کے لئے ہر زمانہ کے لحاظ سے زریں اصول بیان فرمائے ہیں" کے موضوع پر بابو مہنگا رام صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رواداری کے موضوع پر تقریریں کیں۔ پنڈت ترلوک ناتھ صاحب خوشدل نے منظوم جذبات سے احباب کو محظوظ کیا۔ اور آخر میں چوہدری احمد جان صاحب نے "قلوب کی پاکیزگی کے ساتھ امن عالم کی حقیقت وابستہ ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔

خاکسار۔ جلال الدین

لجنہ اماء اللہ لاہور

۱۱ دسمبر۔ صبح دس بجے سے ایک بجے تک برکت علی ہال میں زیر صدارت سیدہ نواب بیگم صاحبہ منشی فاضل جلسہ منعقد ہوا۔ کثرت سے مستورات جلسہ میں شریک ہوئیں۔ غیر احمدی مستورات کی بھی کافی تعداد تھی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مسز بیگ صاحبہ نومسلمہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرۃ طیبہ پر تقریر کی۔ بعد ازاں اہلیہ صاحبہ میاں احمد الدین صاحب نصرت بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ بشیر بیگم صاحبہ اور صدر صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ پر تقریریں کیں۔

(سکرٹری)

سکندر آباد

سکندر آباد ۱۴ دسمبر ۱۹۳۶ء۔ مکرم جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب حسب ذیل تار ارسال کرتے ہیں۔

گذشتہ گیارہ سال سے جماعت احمدیہ ایک خاص دن مقرر کر کے یوم النبی مناتی ہے۔ اس تحریک کے مطابق سکندر آباد و حیدر آباد میں ۱۱ دسمبر کو جلسے منعقد کئے گئے۔ سید ہادی رضا زیدی صاحب ایم اے بیرسٹر نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ راؤ صاحب ڈاکٹر بھارتن ہنی مجسٹریٹ نے بزبان انگریزی جمشید ہال سکندر آباد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر تقریر کی احمدیہ جوبلی ہال حیدر آباد میں اردو میں تقریریں کی گئیں۔ اسی روز خواتین کا جلسہ بھی ہوا۔ الحمد للہ۔ ہر طرف جوش مسرت نظر آرہا تھا

راولپنڈی

جلسہ سیرت النبی کے اعلان کے لئے نہایت خوبصورت پوسٹر ہینڈ بل اور دعوتی رقعے چھپوائے۔ اس کے علاوہ منادی بھی کرائی گئی۔ تلاوت و نظم کے بعد سب سے پہلے میاں عبدالحق صاحب راماپی اے نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ ان کے بعد لالہ دیوان چند صاحب سکرٹری برہمو سماج نے تقریر کی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے نفسی۔ صداقت شعاری۔ جوش ایمان اور مساوات کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا۔ لالہ صاحب کے بعد مولوی چراغ الدین صاحب مولوی فاضل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے بعض پہلو بیان کئے۔ مولوی صاحب کے بعد سردار ایشر سنگھ صاحب نے ایک پنجابی نظم پڑھی۔ اس کے بعد مسٹر جے دیو صاحب خیال دہلوی نے اردو میں نعتیں پڑھیں۔ جن سے حاضرین بہت مسرور ہوئے۔ اس کے بعد پروفیسر سندر داس صاحب نے تقریر کی۔ جس میں بتایا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں خدا تعالیٰ کے متعلق لاانتہا یقین تھا۔ جو صداقت کو دل سے یقین کرتا ہے۔ وہی مسلمان ہے۔ آپ کے بعد سردار واسدیو سنگھ صاحب ایم اے۔ ایل۔ ایل بی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح زندگی انگریزی میں ابتدائی زندگی سے لے کر آخر تک مختصر طور پر بیان کئے اور اس بات پر زور دیا کہ آنحضرت نے انصاف کے قانون کی بنیاد ڈالی۔ آپ کے بعد مسٹر ایچ آر کیئر اصغر نے تقریر کی۔ کہ یہ غلط فہمی ہے۔ کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ آنحضرت صلعم نے ۱۳ سال تک مکہ میں ہر قسم کی اذیت برداشت کی اور یہ کوئی معمولی عرصہ نہیں۔ اور جو شخص اتنا لمبا عرصہ مظالم کو برداشت کرے

سندھ جننگ فیکٹری کنری (سندھ)

کے حصص کی فروخت

ایسے احباب کی اطلاع کے لئے جو اپنا روپیہ کسی مستقل نفع مند کام میں لگانا چاہتے ہوں۔ شائع کیا جاتا ہے کہ سندھ جننگ فیکٹری بھی گذشتہ سال سندھ میں تیار ہوتی ہے۔ اور جس میں خدا کے فضل سے بہت عمدہ کام ہو رہا ہے۔ اور انشاء اللہ منافع بھی بفضلہ کافی حاصل ہو گا روپیہ لگانے کی گنجائش ہے۔ قریباً ستر ہزار کے حصص فروخت ہو چکے ہیں۔ کچھ باقی ہیں۔ قیمت فی حصہ دس روپے ہے۔ مگر ایک ہزار روپیہ سے کم کے حصص فروخت نہیں کئے جاتے۔ خواہش مند احباب خاکسار کے ساتھ فوراً خط و کتابت فرمائیں۔

فرزند علی عفی عنہ سکرٹری بورڈ آف ڈائرکٹرز دی سندھ جننگ فیکٹری کنری۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ صرف مذہب پھیلانے کی خاطر تلوار نہیں اٹھا سکتا۔ جب آپ پر زندگی تنگ کر دی گئی۔ اللہ تعالےٰ کی پرستش کرنے سے روکا گیا تب آپ کو مقابلہ کی اجازت دی گئی۔

سب سے آخر جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی نے جماعت احمدیہ کی طرف سے صاحب صدر، مقررین وحاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔ ہر طبقے اور ہر مذہب وملت کے لوگ جلسہ میں شامل ہوئے اور ایک ہندو اور ایک سکھ دوست نے خود درخواست کرکے نعت پڑھنے کے لئے وقت لیا۔ (نامہ نگار)

انبالہ

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقامی ہندو ہال میں منعقد ہوا۔ شہر میں پوسٹر چسپان کئے گئے۔ اور بذریعہ منادی اعلان کیا گیا۔ معززین شہر کو دعوتی چٹھیاں بھیجی گئیں جناب لالہ مرلیدھر صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ ایڈووکیٹ انبالہ شہر نے صدارت کے فرائض سرانجام دئے۔ حاضرین سے ہال بھرا ہوا تھا۔ جناب صدر نے اپنی ابتدائی تقریر میں ان جلسوں کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے۔ اس تجویز کو بہت سراہا اور حاضرین سے اپیل کی۔ کہ جو کچھ یہاں سنیں۔ اسے یاد رکھیں۔ اور عمل کریں۔ جناب گوربخش رائے صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی زندہ ہستی کو دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ اور اس کی ہستی کے لئے کئی قسم کے شواہد پیش کئے۔ جس قدر بھروسہ آپ کو خدا کی ہستی پر تھا۔ وہ بے مثال ہے۔ آپ دنیا کی اور کسی طاقت کو کوئی چیز نہ سمجھتے تھے۔ آپ کے بعد جناب لالہ گنگا بشن صاحب کلرک آف کورٹ سشن جج انبالہ شہر نے اپنا مضمون سنایا۔ جس میں آپ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت سے قبل عرب کی جو حالت تھی اس پر روشنی ڈالی۔ اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ پیدا شدہ پاکیزہ انقلاب کا ذکر کیا۔ آپ کے بعد جناب بابو عبدالغنی صاحب سکرٹری تعلیم وتربیت جماعت احمدیہ انبالہ شہر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور امن عالم کے موضوع پر تقریر کی۔ صاحب صدر نے اپنی آخری صدارتی تقریر میں حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا۔ کہ آپ کے سامنے حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حالات اور مذہب کو پیش کیا گیا ہے۔ جس کا نام اسلام ہے۔ اسلام کے معنے ہی امن کے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ سب انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ آنحضرت نے کئی سو سال پہلے وہ باتیں بیان کیں۔ جنہیں دنیا آج قبول کرنے کی طرف خود بخود آرہی ہے۔ اس کے بعد جلسہ بفضل خدا بخیر وخوبی ختم ہوا۔ حاضری بہت کافی تھی۔ الحمد للہ

خاکسار شیخ محمد علی سکرٹری تبلیغ انبالہ

لجنہ اماءاللہ کریام

۱۱ دسمبر بوقت اڑھائی بجے بعد دوپہر جلسہ لجنہ اماء اللہ کریام منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حکومت بی بی صاحبہ نے تقریباً ایک گھنٹہ اور خاکسارہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے حالات بیان کئے اسکے بعد دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ خورشید بیگم

وصیتیں

نمبر ۵۲۴۰ منکہ محمد اسماعیل ولد کرم دین صاحب مرحوم پیشہ طبابت وکپڑا بافی عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن حمدانہ ڈاکخانہ مونہ ڈپو ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{9}{38}$-۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ:۔ چونکہ میرے پاس اسوقت کسی قسم کی بھی جائیداد موجود نہیں۔ یعنی نہ منقول نہ غیر منقول صرف میرا گزارہ اپنے پیشہ پر ہے جو اوپر درج ہو چکا ہے۔ اور اس کی آمدنی فی الحال مبلغ پانچ روپے ماہوار ہے۔ اور میں اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور نیز یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر خداوند تعالےٰ میری آمدنی میں اضافہ کریگا تو زیادہ چندہ ادا کیا کرونگا۔ فی الحال صرف آٹھ آنے ماہوار دیا کرونگا۔ العبد محمد اسماعیل گواہ شد محمد الدین مبلغ علاقہ۔ گواہ شد رحیم بخش درزی ادرحمہ

نمبر ۵۲۳۷ منکہ بشیر احمد ولد نبی بخش صاحب مرحوم قوم چغتائی پیشہ ملازمت عمر قریباً ۲۰ سال تاریخ بیعت ستمبر ۳۵ء ساکن گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{9}{38}$-۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں میں ٹاٹا آئرن اینڈ سٹیل کمپنی جمشید پور میں ساڑھے پانچ روپے یومیہ پر ملازم ہوں۔ اور اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو میں انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔ العبد بشیر احمد چغتائی۔ گواہ شد محمد شجاعت علی عفی عنہ۔ گواہ قریشی محمد حنیف قمر۔

نمبر ۵۱۵۲ منکہ عبدالمجید ولد بابو عبدالحمید صاحب قوم چوہان پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ چھاؤنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{5}{38}$-۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ اسوقت میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم وصیت کردہ جائیداد کے حصہ میں سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرادوں تو وہ رقم اس میں سے منہا سمجھی جائے گی۔ العبد عبدالمجید کلرک میسرز جیمز کری اینڈ کو اولڈ صدر سٹیشن دہلی۔ گواہ شد: شیخ محمد یعقوب نیچر ایم۔ بی سکول کوچہ چیلاں دہلی گواہ شد:۔ محمد ارجمند انچارج اڈمن برانچ سول ایوی ایشن آفس گورنمنٹ آف انڈیا۔

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر
اڑھائی سو ۲۵۰ روپیہ سرمایہ لگا کر پچاس روپیہ ماہوار
منافع حاصل کیجئے
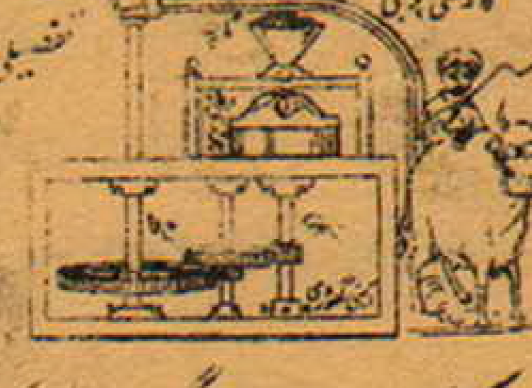
تفصیلی حالات ... معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہونگے ... پرانے کی پسائی کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اعلیٰ میٹریل اور بہترین نگرانی میں تیار ہوکر اطراف ملک سے بکثرت طلب ہوتے ہیں علاوہ ازیں شہرۂ آفاق آہنی رہٹ۔ فلور ملز۔ بیلنے کے جلیہ جات۔ انگریزی ہل۔ چارہ کترا۔ بادام روغن۔ ... چاولوں کی مشینیں۔ زراعتی آلات وغیرہ ہماری ... فہرست مفت طلب کیجئے
اصلی اور اعلیٰ مال منگوانے کا قدیمی پتہ
ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ پنجاب

لیکورائن پلز (دافع سیلان الرحم)
لیکورائن پلز سے سیلان الرحم کی پرانی سے پرانی بیماری چند ہی دنوں میں رفع ہو جاتی ہے۔ قیمت ۶۰ گولی کی شیشی دو روپے۔ ۳۰ گولی کی شیشی عہ
یونان فارمیسی رجسٹرڈ جالندھر کینٹ پنجاب

حسن نکھار نہایت خوشبودار۔ چہرہ کی چھائیوں کالے داغوں۔ دھبوں مہاسوں پھنسیوں۔ دیگر چہرہ کی تمام بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ شیشی کلاں ۱۲ خورد ۸
روزن ٹائن سردی کے موسم میں چہرہ اور جسم پر لگانے کیلئے نہایت خوشبودار چیز ہے۔ خالص بادام روغن سے تیار کی جاتی ہے۔ شیشی ۸
یونان فارمیسی جالندھر کینٹ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء (فارم ا)
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ دیوان چند ولد دسایا رام ذات زرگر سکنہ سلیانہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲-۱-۳۹ ۱۷ مقرر کیا ہے۔ لہذا جاتے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۳۰-۱۱-۳۸

(دستخط) چیئرمین خان بہادر میاں غلام رسول صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء (فارم ا)
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ شیرا۔ محمد ولد بہاول ذات بوتھانہ سکنہ رستم ہرگانہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲-۱-۳۹ ۱۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جاتے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرض اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱-۱۱-۳۸

(دستخط) چیئرمین خان بہادر میاں غلام رسول صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء (فارم ا)
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ سلطان ولد عنایت ذات ارائیں سکنہ بدھو آنہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲-۱-۳۹ ۱۷ مقرر کیا ہے۔ لہذا جاتے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۴-۱۱-۳۸

(دستخط) چیئرمین خان بہادر میاں غلام رسول صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء (فارم ا)
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ تارا چند ولد لیکھو رام ذات رنیجہ سکنہ احمد پور سیال تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲-۱-۳۹ ۱۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جاتے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۸-۱۱-۳۸

(دستخط) چیئرمین خان بہادر میاں غلام رسول صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

حفسیم کا اثر

ایک ستر سالہ بڑھیا جو بچپن سے بواسیر سے بیمار تھی۔ حفسیم کے استعمال سے صحت یاب ہو گئی۔ قیمت دو روپیہ

ڈاکٹر محبوب الرحمٰن بنگالی۔ ایم۔ بی۔ قادیان

اکسیر فتق

پانی اتر آیا ہو۔ لحمی یا شحمی کسی قسم کا ہو۔ اس دوا کے لگانے سے بذریعہ پسینہ اصلی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ بڑے سے بڑے بیضے حد اعتدال پر آکر صحت ہو جاتی ہے۔ اور آئندہ کبھی یہ مرض نہیں ہوتا۔ آپ اپریشن کی زحمت کیوں اٹھاتے ہیں۔ فوراً اس دوا کا استعمال کیجئے اسی طرح آنت اترنے کو بھی روک دیتی ہے۔ قیمت تین روپے (۳)

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے؟ ہرگز نہیں۔ ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزار ہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو راستے دیتا ہوں کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعۃً ہو جاتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہ ہے کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپے (۲)

نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوا بھیجئے کیا ایک عالم سے کبھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔

حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

سالانہ جلسہ قادیان ۳۸ء کے بہترین تحفے
اور احمدی احباب کیلئے دو نایاب تحفے

۱۔ مکمل تبلیغی احمدیہ پاکٹ بک نو ترمیم شدہ ۳۸ء مصنفہ جناب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر گجرات۔ نئی ترمیموں۔ نئے اضافوں اور نئی شان سے طبع کروائی گئی ہے۔ یہ کتاب عرصہ سے نایاب تھی۔ اہل پیغام احرار۔ آریہ۔ ثنائی۔ محمدیہ پاکٹ بک کو مدنظر رکھنے کے علاوہ ان تمام اعتراضات کے مسکت۔ مدلل و مفصل جوابات دیئے گئے ہیں جو اب تک سلسلہ عالیہ پر مخالفین کی طرف سے کئے گئے ہیں۔ حجم کتاب پہلے سے ڈیوڑھا یعنی قریباً ایک ہزار صفحہ سائز ۲۷×۱۷/۱۶ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ عمدہ مجلد سنہری پہلے سے قریباً تین صد صفحہ کی زیادتی باوجود ان سب خوبیوں کے قیمت سابقہ یعنی صرف چھ(؟) ...

۲۔ تحفہ حالات ہنگری مجاہد ہنگری تحریک جدید کے مبلغ و مجاہد جس نے ملک ہنگری۔ پولینڈ۔ چیکوسلواکیہ میں دھوم مچا دی اور جو ہر سہ ملکوں میں نو مسلم بنانے کے علاوہ ملک ہنگری میں جماعت پیدا کر کے حال ہی میں واپس تشریف لاتے ہیں یعنی ہمارے مجاہد بھائی مکرم چوہدری حاجی احمد خان صاحب ایاز بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر کی سرگذشت۔ مجاہد موصوف نے نہایت محنت و عرق ریزی سے اپنے حالات اپنی ڈائریوں سے جمع کر کے کتابی شکل میں ہمیں طبع کرنے کے لئے عطا فرمائے ہیں اور اس کام میں موصوف کو بہت محنت کرنا پڑی ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ کتاب کیا ہے؟ ہر مجاہد کیلئے مشعل ہدایت۔ ہر احمدی کیلئے سچا جوش پیدا کرنے کا عجیب تحفہ۔ ملک ہنگری کے علمی اور تاریخی دلچسپ حالات۔ امید ہے کہ کوئی دوست کتاب سے محروم نہیں رہے گا۔ سائز کتاب ۳۰×۲۰/۱۶ لکھائی چھپائی معقول۔ حجم قریباً ۱۵۰ صفحہ قیمت صرف ۵ر۔ دونوں کتب جلسہ پر انشاء اللہ تیار ملینگی۔

مینیجر فرم شیخ الٰہی بخش رحیم بخش احمدیان بک سیلرز پبلشرز اینڈ کمیشن ایجنٹ گجرات (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رعایت جلسہ سالانہ کیلئے خاص

حضرت خلیفۃ المسیح اول کے مجرب نسخہ جات حضور کے شاگرد کی دوکان سے ۲۰ دسمبر سے ۱۵ جنوری تک جو خطوط ڈاک میں پڑیں گے انکو یہ رعایت ملیگی۔

جبوب عنبری (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں عنبر مشک موتی زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں۔ ان کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ گئے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سرور مٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق حافظہ کمزور اعضائے رئیسہ سرد پڑ گئے ہوں۔ کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ جبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی قوت واپس آجاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب مینی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجت مند آرڈر روانہ کریں۔ جبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے سالہا سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہوتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے۔ رعایتی ۱۲ے

محافظ جنین حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے۔ جن کے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا جن کے ہاں اکثر لڑکیاں ہوتی ہیں۔ اور لڑکیاں زندہ رہتی ہیں۔ لڑکے اول تو کم پیدا ہوتے ہیں۔ اور پھر معمولی صدمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ یا ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ پیچش۔ بخار۔ نمونیہ۔ سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسیاں چھالے نکلنا۔ بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ میں مبتلا رہ کر داعی اجل ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں جو والدین پر صدمہ گزرتا ہے خداوند کریم اس سے ہر ایک کو محفوظ رکھے آمین۔ اس بیماری کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت امام نورالدین رضؓ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے حضور کی مجرب حب اٹھرا رجسٹرڈ حضور کے ارشاد سے خلق خدا کی بہتری کے لئے تیار کر کے اس کا فیض عام کیا۔ جو ۱۹۱۰ء سے آج تک جاری ہے۔ ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ اب جن گھروں میں اٹھرا کی بیماری نے ڈیرہ جمایا ہوا ہے وہ خدا پر بھروسہ رکھیں۔ اور حب اٹھرا رجسٹرڈ فوراً استعمال کرا دیں۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست۔ مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اور والدین کے لئے ٹھنڈک قلب اور باعث شکریہ ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ یکدم منگوانے پر للعہ روپے۔ نصف منگوانے پر صہ اس سے کم عہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک۔

حب نظامی (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں موتی مشک۔ زعفران۔ کشتہ قلعی۔ عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں حرارت عزیزی کے بڑھانے میں بے حد اکسیر ہیں جس پر انسان کی صحت کا دار و مدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ۔ جگر۔ سینہ۔ گردہ۔ مثانہ کو طاقت دیتی۔ اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت باہ کے مایوسوں کے لئے تحفہ خاص ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے۔ رعایتی چار روپے

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونے کی دوائی

یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے۔ جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہٰذا جن دوستوں کو نرینہ اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولینا شاہی طبیب حکیم نورالدین رضؓ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی کا استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپیہ۔ رعایتی چار روپیہ علاوہ محصولڈاک دواخانہ معین الصحت سے مل سکتی ہے۔

قبض کشا گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالےٰ محفوظ و امن میں رکھے۔ آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب ضعف بصر۔ دھند۔ ککرے آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ۔ جگر۔ تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی ۱عہ رعایتی عہ

مقوی دانت منجن

اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲ رعایتی ۸

تریاق گردہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے کہ الاماں جس کو ہوتا ہے وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے اسوقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے اسکے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ مثانہ بے حد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اسکی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو خواہ مثانہ میں۔ خواہ جگر میں ہو سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس دو روپیہ رعایتی عہ

حب مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکلکشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوں کا درد کمر کا درد کولہوں کا درد۔ متلی۔ قے چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ ایک ماہ کی خوراک عگار رعایتی عہ

دواخانہ ہذا نے انکے علاوہ تمام ادویات میں رعایت کر دی ہے۔ ضرورت منداصحاب موقع سے فائدہ اٹھائیں

خاکسار حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول نورالدین اعظم دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برلن ۷ دسمبر کئی ہزار نازیوں کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے ہرہٹلر نے کہا کہ ہم جرمنی کو اس قدر مضبوط بنانا چاہتے ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے کچل نہ سکے۔ نوآبادیات کی واپسی کے لئے ہمارا مطالبہ بالکل جائز ہے۔ اور اسے پورا کرنے کے لئے شاید ہمیں طاقت کا استعمال کرنا پڑے۔

نئی دہلی ۷ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ کل ہاؤس آف کامنز برطانیہ میں دیسی ریاستوں کے متعلق نائب وزیر ہند نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ والیان ریاست کو آزادی ہے کہ جس حد تک مناسب سمجھیں۔ اپنی ریاستوں میں آئینی ترقی کا فیصلہ کریں۔ سپریم طاقت اس کے لئے ان پر کسی قسم کا دباؤ نہیں ڈالیگی۔

لنڈن ۷ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ پارلیمنٹ میں ایک بل پیش ہو کر پاس ہونے والا ہے۔ جس کے رو سے برطانوی حکومت چین کو بہت سی رقم بطور قرضہ دے گی۔ جسے چین ریلوں کی تعمیر اور مرمت پر خرچ کرے گا۔ جاپانی اخبارات اس پر بہت احتجاج کر رہے ہیں۔ لیکن برطانوی سیاسی حلقوں کی رائے ہے کہ چونکہ اس وقت تک جاپان نے چین کے خلاف کوئی باقاعدہ اعلان جنگ نہیں کیا۔ اس لئے اگر برطانیہ یہ قرض دیدے تو بھی اس کی غیر جانبداری میں کوئی فرق نہیں آتا۔

بنارس ۷ دسمبر ہندو یونیورسٹی کانووکیشن کے موقعہ پر اعلان کیا گیا۔ کہ پنڈت مالویہ کی ملکی اور تعلیمی خدمات کے پیش نظر ان کی ۷۹ ویں سالگرہ پر انہیں ۵ لاکھ روپیہ کی ایک تھیلی پیش کی جائے گی۔ پنڈت جی نے بھی اس کے ساتھ اعلان کر دیا۔ کہ وہ یہ رقم یونیورسٹی فنڈ میں دیدیں گے۔

کلکتہ ۷ دسمبر حکومت بنگال کے وزیر مالیات مسٹر سرکار کی واردھا کو روانگی پر ہندو اخبارات طرح طرح کی چہ میگوئیاں کر رہے ہیں۔ لیکن مسٹر سرکار نے ایک بیان میں کہا۔ کہ گاندھی جی سے میری ملاقات کا انتظام دیر سے ہو رہا تھا۔ اور اب اسی ملاقات کے لئے میں وہاں جا رہا ہوں۔ بنگال کی وزارت فی الحال بہت مستحکم ہے۔ اور اسے شکست دینے کی کامیابی کا فی الحال کوئی امکان نہیں۔

واردھا ۷ دسمبر یونائیٹڈ پریس کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا ایک خاص اجلاس جنوری کے پہلے ہفتہ میں بمبئی میں طلب کیا جا رہا ہے۔ جس میں فرقہ وار مسئلہ کا تصفیہ کیا جائے گا۔

واردھا ۷ دسمبر کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ختم ہو چکا ہے۔ ہندو مسلم سوال پر بہت بحث ہوتی رہی۔ مگر سب بے نتیجہ۔ صوبجاتی کمیٹیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ آئندہ کمیٹیوں میں مسلمانوں کو زیادہ نمائندگی دی جائے۔

پیرس ۶ دسمبر بحیرہ روم کو بحیرہ اوقیانوس سے ملانے کے دیرینہ خواب کو پورا کرنے کے لئے آئندہ تین ماہ تک ایک نہر کی کھدائی کا کام شروع ہو جائے گا۔ اس کے متعلق فرانس۔ برطانیہ۔ اور ہالینڈ میں ایک سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ مجوزہ نہر چار سو فٹ چوڑی ہوگی۔ اور اس کا انتظام بھی نہر سویز کی طرح ایک کمپنی کے سپرد ہوگا۔

بخارسٹ ۷ دسمبر حکومت رومانیہ نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ ملک میں صرف ایک ہی سیاسی پارٹی یعنی نیشنل فرنٹ قائم رہ سکے گی۔ حکومت کے اراکین بھی اس میں شامل ہونگے۔ اہل ملک سے اپیل کی گئی ہے کہ مفاد ملی کے پیش نظر اس کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔

روما ۶ دسمبر اطالوی دارالمندوبین جو گذشتہ نوے سال سے قائم اور جمہوری ایام کی آخری نشانی تھی۔ کل اسے گرا دیا گیا۔ اور اب اس کی جگہ فسطائی ایوان اور کارپوریشن کے قیام کا قانون نعرہ ہائے تحسین کے درمیان پاس کیا گیا۔

لنڈن ۷ دسمبر علاقہ میمل پر جرمنی کے دندان آز کے پیش نظر لیتھونیا کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ علاقہ میمل کے سلسلہ میں کوئی خلاف آئین مطالبہ تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر کسی نے اس کے خلاف کوئی جرأت کی۔ تو اسے اچھی طرح سزا دی جائے گی میمل کے آئین کو ہرگز نہیں بدلا جا سکتا۔ اس پر حکومت لیتھونیا کے علاوہ برطانیہ فرانس۔ اطالیہ۔ اور جاپان کے دستخط بھی ثبت ہیں۔

واردھا ۶ دسمبر صدر کانگرس مسٹر بوس نے مسٹر جناح کے نام ایک مراسلہ ارسال کیا ہے۔ جس میں انہیں اطلاع دی ہے کہ ان کے مکتوب پر کانگرس ورکنگ کمیٹی نے اچھی طرح غور کیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ گفتگوئے مصالحت جاری رکھنے کے لئے ان کی طرف سے جو شرط پیش کی گئی ہے۔ اسے تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ یہ شرط یہی تھی۔ کہ لیگ کو مسلمانوں کی نمائندہ انجمن تسلیم کیا جائے۔

لنڈن ۷ دسمبر ہسپانیہ کی باغی حکومت نے سابق شاہ الفانسو کو ہسپانیہ کے اندر تمام شہری حقوق عطا کر دیئے اور انہیں بلا روک ٹوک اپنے ملک میں آنے کی اجازت دیدی ہے۔

دہلی ۶ دسمبر حکومت ہند کا ایک اعلان مظہر ہے کہ وہ روپیہ کی شرح تبادلہ کسی صورت میں بھی کم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ موجودہ شرح کو ہر ممکن طریق سے قائم رکھے گی۔ اور لکھا ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ کہ ہندوستان کا سٹرلنگ سرمایہ اور پیپر کرنسی ریزرو کا بہت سا حصہ صرف کیا جا چکا ہے۔ جب سے ریزرو بنک آف انڈیا قائم ہوا ہے۔ یہ سرمایہ اس کے حوالہ کیا جا چکا ہے۔ اس وقت ہندوستان کا گولڈ اور سٹرلنگ سرمایہ پچاس فی صدی سے بھی زیادہ ہے حالانکہ از روئے قواعد چالیس فیصدی بھی کافی ہے۔ علاوہ ازیں اس وقت تک ریزرو بنک ۶۰ کروڑ سٹرلنگ قرضہ ادا کر چکا ہے۔

روم ۷ دسمبر جملہ فسطائیوں کے نام اس امر کے احکام جاری کئے گئے ہیں کہ وہ فرانس اور اٹلی کی فوجوں کے سابق ملازموں کی یونین اور پارلیمنٹری گروپ سے مستعفی ہو جائیں۔

کانپور ۷ دسمبر شوگر مرچنٹس ایسوسی ایشن کی طرف سے صدر کانگرس کے نام ایک تار بھیجا گیا ہے۔ جس میں کانگرس ہائی کمانڈ کی فوری توجہ کے لئے لکھا گیا ہے۔ کہ شوگر سنڈیکیٹ نے کھانڈ کی قیمت بڑھا دی ہے۔ جس سے ہندوستان کی صنعت کھانڈ سازی کو زبردست نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔

لاہور ۷ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر کچلو بھی پراونشل کانگرس کی صدارت کے لئے امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔

پشاور ۶ دسمبر وزیراعظم صوبہ سرحد نے بنوں حملہ کے مصیبت زدگان میں ۲۰ ہزار روپیہ کی مخصوص کردہ رقم تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس سلسلہ میں سرکاری ریلیف کمیٹی نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ اور یہ روپیہ کمیٹی کی

ضرورت

ہے۔ ایک قابل دیانتدار قانون سے خوب واقف۔ خصوصاً قانون مال سے پیروکار کی۔ کوئی اپیل نویس مختار یا عرضی نویس۔ جو پٹواری و قانونگو رہ چکا ہو۔ قابل ترجیح ہوگا۔ تنخواہ کا تصفیہ خط و کتابت یا بالمشافہ گفتگو سے ہوگا۔ ریاست مالیرکوٹلہ میں کام کرنا ہوگا۔ سندات فوراً بھیجنی چاہئیں

المشتہر:۔ خان محمد علی خان رئیس مالیرکوٹلہ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی